© rasailojaraid.com

ادبیات

اے مسلمان آ

از جناب الم صاحب مظفرنگری

اے مسلماں یوں گریباں چاک و روقفِ ملال
جا رہا ہے کس طرف آزردہ و افسردہ حال

تیری آوازِ حزیں اک نوحۂ غمناک ہے
خار زارِ دشتِ غم تیرا دلِ صد چاک ہے

سچ بتا تو کس کی شمشیرِ ستم سے ہے زبوں
پاؤں تک سر سے نظر آتا ہے آغشتہ بخوں

کچھ سُنا افسانۂ غم کس لئے خاموش ہے
کیوں ہجومِ حسرت وحرماں سے ہم آغوش ہے

میں سمجھتا ہوں سبب اس پائمالی کا تری
آبتاؤں تجھکو درماں خستہ حالی کا تری

آ تجھے میں تیرے گلزارِ کہن میں لے چلوں
بھول بیٹھا ہے جسے اس انجمن میں لے چلوں

جس کی تابانی پہ صدقے ہے شعاعِ آفتاب
جس کی زلفِ شام میں رقصاں ہزاروں کا شباب

جس کی رنگینی سے شرمندہ ہے فردوسِ بریں
جس کا رضواں ہے ازل سے طائرِ سدرہ نشیں

جس کے غنچے ہیں سراسر عقدِ پرویں کا جواب
جس کے پھولوں سے ٹپکتی ہے حقیقت کی شراب

طوف کرتا ہے فلک جس کی تجلی گاہ کا
جس کے ذروں پر گماں ہوتا ہے مہر و ماہ کا

مست ہے ساری فضا تسبیح سے تہلیل سے
موجِ کوثر کی ترا وش ہے لبِ جبریلؑ سے

سامنے ہے دیکھ ایوانِ نبوت جلوہ گر
جس کے جلووں سے ہے خیرہ مہرتاباں کی نظر

جس کے اوجِ معرفت سے پست چرخِ اخضری
وقفِ سجدہ ہے جہاں شان و شکوہ قیصری

یہ زمیں کا عرش ہے وحدت کی خلوتگاہ ہے
باادب ہو سر جھکا بزمِ رسول اللہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوچھ لے جو پوچھنا ہے اب نہ تو مغموم ہو
تاکہ تجھکو اپنی پستی کا سبب معلوم ہو

سن توجہ سے ذرا اور کھول گوشِ التفات
تجھ سے کچھ فرما رہے ہیں بادشاہِ کائنات

اے کہ تو بحرِ حقیقت کا دُرِ نایاب تھا
تیرا سینہ مخزنِ آیات فتح الباب تھا

دل میں تیرے جوشِ بحرِ ارتقا تھا موجزن
تھا ترا ہر یک تخیل حاملِ صد انجمن

ہر عمل مشکور تیرا ہر ارادہ کامیاب
تھا تری ٹھوکر سے وابستہ وجودِ انقلاب

اپنے مرکز سے مگر اب تجھکو نفرت ہو گئی
اُف بجائے گلستاں کانٹوں سے الفت ہو گئی

اب نشاطِ درد کی لذت سے بیگانہ ہے تو
شمع افسردہ کی خاموشی کا پروانہ ہے تو

آشنائے گرمیٔ الفت مزاجِ دل نہیں
ایک بھی نالہ ترا برہم کنِ محفل نہیں

ہو گیا اسرارِ الفت سے تو اتنا بے خبر
زینتِ مژگاں نہیں اک قطرۂ خونِ جگر

کاروانِ شوق دل بیگانۂ منزل ہے کیوں
غافلِ سوزِ جگر پروانۂ محفل ہے کیوں

قطرۂ ناچیز کا محتاج دریا ہو گیا
تیرا اندازِ جنوں پابندِ صحرا ہو گیا

سخت حیرت ہے مجھے اس انقلابِ ذوق سے
اتنی بیگانہ وشی آئینِ بزمِ شوق سے

ہے ترا مسجود سنگِ آستانِ اغیار کا
اب تصور میں ترے رہتا ہے ہر دم بتکدا

گم نگاہوں سے نشانِ جادۂ منزل نہ ہو
قیس کی آنکھوں سے پنہاں پردۂ محمل نہ ہو

ذوقِ غم ناآشنائے دل نہ ہو جائے کہیں
ناخدا بیگانۂ ساحل نہ ہو جائے کہیں

کیوں نوائے ساز بیگانہ کا ہم آواز ہے
نغمۂ بے وقت آہنگ شکست ساز ہے

منکشف تجھ پر نہیں ہیں شاید اسرارِ چمن
ہیں شریکِ سازشِ صیاد سب سرو و سمن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کون ہے گلشن میں جو دل سے ترا ہم راز ہے
رنگِ گل ہے فتنہ زا بوئے چمن غماز ہے

تجھکو قرآں نے سکھایا تھا یہ رازِ زندگی — یک دلی سے نغمہ زن ہوتا ہے سازِ زندگی
اتحادِ باہمی ہے وہ حصارِ استوار — جس کی عظمت سے ہے شرمندہ وقارِ کوہسار
ہے بڑی دولت جہاں میں قوتِ علم و عمل — روح کو ملتا ہے اس سے اقتدارِ برمحل
جو کہ مدوجزرِ ہستی کا شناور ہے یہاں — زندگی کے راز سربستہ ہیں سب اس پر عیاں
جس کا ذہنِ صاف ہے آگاہِ رمزِ ارتقا — وہ ہم آغوشِ بقا رہتا ہے بعدِ ہر فنا
حریت آموز ہے جس کا نظامِ زندگی — عرش سے اونچا ہے کچھ اس کا مقامِ زندگی

ان حقائق سے تجھے بالکل نہیں ہے آگہی
تیرے ہر منزل میں ہیں رہبر علومِ مغربی

ہوش میں آ دفعتہً ہو نعرہ زن خنجر بدست — پے بہ پے دے قوتِ باطل کے لشکر کو شکست
دور کر انسانیت سے جذبۂ ناپاک کو — برقِ عالم سوز بنکر پھونک دے خاشاک کو
پھر زمانے کو دکھا دینِ الٰہی کا کمال — فقر کی معراجِ سلطانی کا آئینِ جلال
مست کر دے اس جہاں کو نغمۂ توحید سے — سوزِ محفل چھین کر لا بربطِ ناہید سے
دل کی آنکھیں ہوں منور شمعِ بزمِ طور سے — ظلمتیں چھٹ جائیں آثارِ سحر کے نور سے
تیرے آئینِ سیاست میں خلل پیدا نہ ہو — مغربی جمہوریت کا والہ و شیدا نہ ہو
ضربِ الا اللہ میں پنہاں ہے اسلامی نمود — سایۂ مذہب میں پلتا ہے ترا قومی وجود
اس سے بڑھکر اہلِ دیں کی اور بربادی نہیں — ترکِ مذہب سے جو حاصل ہو وہ آزادی نہیں

تا نہ گوید کس ترا اندر جہاں انت الغلام
قوتِ تکمیلِ مذہب را فزوں کن صبح و شام

© rasailojaraid.com